ایگریکلچر مارکیٹنگ راؤنڈ اَپ

مارچ - 2007

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامت زراعت (معاشیات وتجارت) 21-ڈیوس روڈ لاہور

فون نمبر: 042-9201094-9200754

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

زرعی اجناس کی پیداوار کا معاملہ صنعتی اشیاء سے یکسر مختلف ہے۔ صنعتی اشیاء کی پیداوار کو طلب اور منڈی میں قیمت کے مطابق کم یا زیادہ کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ تمام زرعی اجناس کی صورتحال مختلف ہے۔ ایک کاشتکار کے کسی فصل کیلئے مختص کردہ رقبہ کے فیصلہ کے ساتھ ہی آئندہ پیداوار کی قیمت کا تعین ہو جاتا ہے فصل بعدازکاشت یقینی طور پر منڈی میں آئے گی۔ ایک بڑی فصل منڈی میں آنے پر اس جنس کی مجموعی رسد طلب سے بڑھ جاتی ہے نتیجہ کے طور پر اس کی قیمت گر جاتی ہے۔ بعض اوقات تو یہ پیداواری لاگت سے بھی کم ہو جاتی ہے۔ اسطرح جب کسان کو اسکی جنس کی قیمت پیداواری لاگت سے کم ملے گی تو آئندہ سال وہ اس فصل کیلئے کم رقبہ زیرِ کاشت لائے گا۔

درج ذیل عناصر قیمتوں میں اُتار چڑھاؤ کا باعث بنتے ہیں:۔

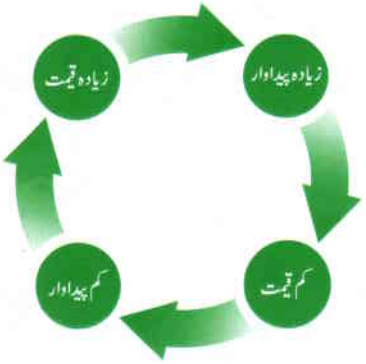

- پیداواری عناصر کی قیمتوں میں تغیر
- پچھلے سال کی قیمتیں
- ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے پیداوار میں فرق
- موجودہ بین الاقوامی قیمتیں
- قیمتوں کے بارے حکومتی حکمتِ عملی
- صارف کی ترجیح

ان تمام مشکلات کے تدارک کیلئے محکمہ زرعی مارکیٹنگ حکومت پنجاب نے ایک نئے ترقیاتی منصوبہ زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کے قیام کا آغاز کیا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت کاشتکاروں اور زراعت سے منسلک تمام کاروباری حضرات کو مقامی اور بین الاقوامی منڈیوں میں زرعی اجناس کی تازہ ترین قیمتوں اور دیگر معلومات کے بارے میں صحیح اور بروقت اطلاعات فراہم کی جارہی ہیں۔ اس سلسلہ میں درج ذیل ذرائع استعمال کیے جارہے ہیں۔

زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کی اہم خدمات

- زرعی مارکیٹنگ کی ویب سائٹ کا قیام www.punjabagmarket.info
- تحقیقاتی رپورٹیں، معلوماتی کتابچے اور ہینڈ آؤٹس
- سیمینار اور ورکشاپس
- کسانوں، تاجروں اور سٹاف کی ٹریننگ
- زرعی منڈیوں میں الیکٹرانک ریٹ بورڈ کی تنصیب
- ٹال فری فون نمبر 0800-51111

زراعت سے تعلق رکھنے والے تمام حضرات سے التماس ہے کہ زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن کی مندرجہ بالا خدمات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کریں۔

گندم

غذائی ضرورت کے پیشِ نظر گندم کی فصل نہائت اہمیت کی حامل ہے۔ پاکستان اوسطاً 20 ملین ٹن کے قریب گندم پیدا کرتا ہے۔ پاکستان اس وقت دنیا کے گندم پیدا کرنے والے پہلے دس بڑے ممالک میں شامل ہے، لیکن فی ایکٹر پیداوار کے لحاظ سے پاکستان دنیا بھر میں 58 نمبر پر ہے۔ ملک کے کل کاشت کردہ رقبہ میں سے تقریباً 37 فیصد رقبہ پر گندم کاشت کی جاتی ہے۔ ملکی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے ہمیں گندم کی زیادہ پیداوار حاصل کرنے کی ضرورت ہے، جو صرف فی ایکٹر پیداوار کو بڑھا کر ہی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اسکے لیے ہمارے زرعی ماہرین زیادہ پیداواری صلاحیت اور بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت والی اقسام پیدا کرنے کیلئے دن رات مصروفِ عمل ہیں۔ اس وقت بہت سی ترقی دادہ اقسام متعارف کروائی جاچکی ہیں۔ درج ذیل گوشواروں میں پاکستان میں گندم کے زیرِ کاشت رقبہ اور پیداوار کو ظاہر کیا گیا ہے۔

پاکستان میں گندم کے زیرِ کاشت رقبہ '000' ایکٹر

سال	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان	پاکستان
2000-01	15458	2003	1953	801	**20216**
2001-02	15078	2165	1846	824	**19913**
2002-03	15067	2134	1809	842	**19853**
2003-04	15375	2170	1867	793	**20205**
2004-05	15321	2175	1903	840	**20238**
2005-06	16021	2306	1782	766	**20876**

پاکستان میں گندم کی پیداوار '000' ٹن

سال	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان	پاکستان
2000-01	15419	2227	764	614	**19024**
2001-02	14594	2101	891	641	**18227**
2002-03	15355	2109	1064	655	**19183**
2003-04	16109	2167	1097	618	**19990**
2004-05	16090	2257	1081	662	**20090**
2005-06	16776	2750	1101	650	**21277**

پاکستان میں گندم کی کل پیداوار کا تقریباً 80 فیصد حصہ صوبہ پنجاب، 12 فیصد صوبہ سندھ، 5 فیصد صوبہ سرحد اور 3 فیصد صوبہ بلوچستان کا ہے۔ درج ذیل گراف میں پاکستان میں گندم کا صوبہ وار حصہ ظاہر کیا گیا ہے۔

گندم کی پیداوار میں صوبوں کا حصہ

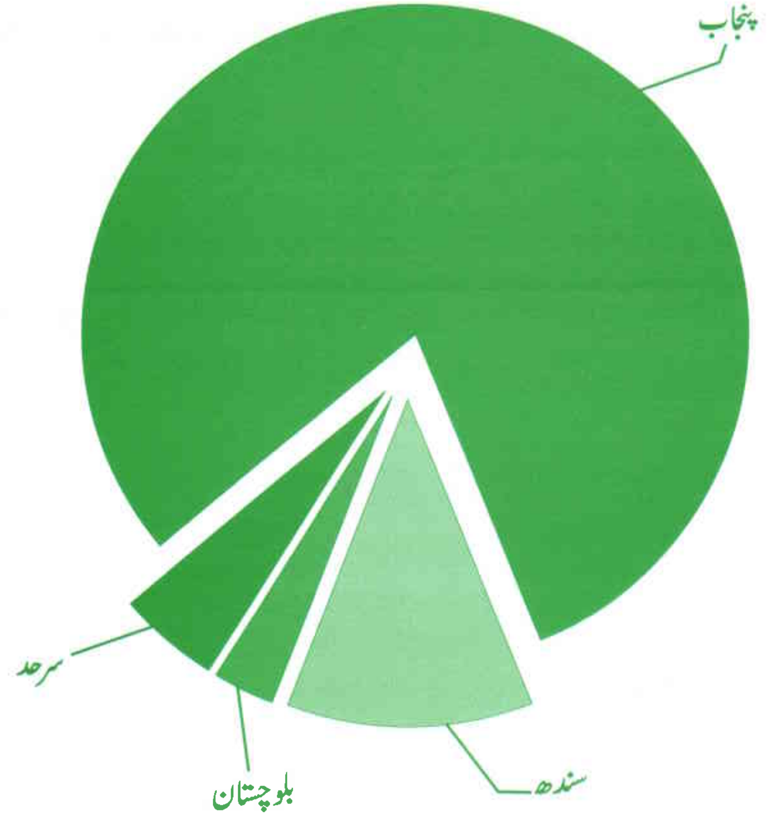

پاکستان کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیشِ نظر گندم کی پیداوار میں اضافہ کرنا بہت ضروری ہو گیا ہے۔ سال 07-2006 کیلئے گندم کی فصل کا پیداواری ہدف 22.5 ملین ٹن مقرر کیا گیا ہے۔ جو گذشتہ سال سے 7.90 لاکھ ٹن زیادہ ہے۔

صوبوں کے لحاظ سے گندم کی پیداوار کے مقرر کردہ اہداف مندرجہ ذیل ہیں:۔

- صوبہ پنجاب میں 1 کروڑ 59 لاکھ 30 ہزار ایکٹر پر سے 17.8 ملین ٹن
- صوبہ سندھ میں 22 لاکھ 25 ہزار ایکٹر پر سے 2.7 ملین ٹن
- صوبہ سرحد میں 18 لاکھ 80 ہزار ایکٹر پر سے 1.27 ملین ٹن
- صوبہ بلوچستان میں 7 لاکھ 50 ہزار ایکٹر پر سے 0.7 ملین ٹن

گندم کی اچھی پیداوار حاصل کرنے کیلئے جو قدرتی وغیر قدرتی عوامل اثر انداز ہوتے ہیں ان میں موسمی حالات اور زمین کے علاوہ بہتر صلاحیت والی ترقی دادہ اقسام، شرح بیج، پانی اور کھادوں کا بروقت اور مناسب استعمال بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ نیچے دیئے گئے گوشوارے میں پاکستان میں گندم کی فی ایکٹر پیداوار کو ظاہر کیا گیا ہے۔

پاکستان میں گندم کی پیداوار (کلوگرام فی ایکڑ)

سال	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان	پاکستان
2000-01	997.48	1111.4	391.21	766.43	941.04
2001-02	967.92	970.36	482.48	777.09	915.29
2002-03	1019.11	988.24	588.36	777.41	966.29
2003-04	1011.71	1000.96	559.43	787.51	960.44
2004-05	1102.27	1143.99	589.83	752.03	1046.43
2005-06	1047.12	1192.66	617.48	848.39	1019.22

تحقیقی کام کے حوالے سے جن غذائی عناصر کی زمین میں موجودگی کسی بھی فصل کیلئے اہم قرار پائی ہے۔ان میں نائٹروجن فاسفورس اور پوٹاش سرفہرست ہیں۔ان کی کمی بیشی فصل کی پیداوار پر اثر انداز ہوسکتی ہے۔ان تینوں غذائی عناصر کا بروقت اور مناسب استعمال ہی زیادہ پیداوار کا ضامن ہے۔گندم کی فصل کیلئے عام کاشتکار کم مقدار میں کھادیں ڈالنے کے علاوہ ان کا درست تناسب استعمال نہیں کرتے۔گندم کی بھرپور فصل حاصل کرنے کیلئے حکومت نے فاسفورس اور پوٹاش والی کھادوں کی قیمتوں میں نمایاں کمی کا اعلان کیا ہے اور کسانوں کو کھادوں کی فراہمی پر سبسڈی دینے کیلئے 16.2 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔تا کہ ملک کی ترقی اور خوشحالی کیلئے کسان زیادہ سے زیادہ گندم اُگائیں۔

گندم کی فی ایکٹر پیداوار بڑھانے میں مارکیٹنگ اہم کردار ادا کرتی ہے۔آئندہ فصل کیلئے حکومت نے گندم کی امدادی قیمت 415 سے بڑھا کر 425 کر دی گئی ہے۔اپریل اور مئی کے مہینوں میں گندم کی کٹائی کے بعد تمام کاشتکار چاہتے ہیں کہ جلد از جلد اپنی گندم کو منڈی میں فروخت کر سکیں۔جس سے مجموعی طور پر منڈی میں گندم کی سپلائی بہت بڑھ جاتی ہے۔لہذا قیمتیں کم ہو جاتی ہیں۔کسان کو گندم کی مقررہ قیمت دلوانے کے لئے حکومت اپنی پوری کوشش کرتی ہے جس کے لئے پاسکو اور محکمہ خوراک کے لئے زیادہ سے زیادہ خریداری ہدف مقرر کئے جاتے ہیں۔امسال بھی کسانوں کو ان کی پیداوار کا بہتر معاوضہ دلانے کیلئے حکومت تمام وسائل بروئے کار لائے گی۔

کٹائی کے بعد تمام کاشتکار چاہتے ہیں کہ جلد از جلد اپنی گندم کو منڈی میں فروخت کر کے اپنی ضروریات کے لئے رقم حاصل کر سکیں۔ اگر کسان اپنی استطاعت کے مطابق گندم کو ذخیرہ کریں تو وہ نہ صرف آنے والے وقت میں بہتر قیمت حاصل کر سکیں گے بلکہ اپریل اور مئی کی قیمتوں کو بھی استحکام دے سکتے ہیں جو نئی فصل کی منڈی میں آمد کے ساتھ ہی کم ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ درج ذیل گراف میں گندم کی قیمتوں کا پچھلے سال سے موازنہ دکھایا گیا ہے۔

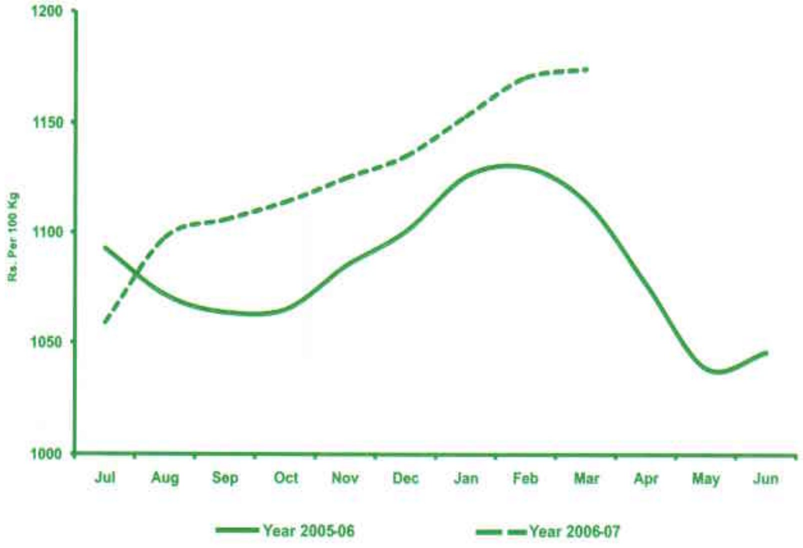

صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مارچ کے مہینہ میں گندم کی اوسط قیمت 1174 روپے فی کوئنٹل رہی جو کہ گزشتہ ماہ 1170 روپے فی کوئنٹل تھی۔ پچھلے ماہ کی نسبت مارچ کے مہینے میں گندم کی اوسط قیمت میں 0.37 فیصد معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ جبکہ آئندہ ماہ کے وسط سے گندم کی نئی فصل منڈی میں آنے کی وجہ سے اس کی قیمتوں میں کمی واقع ہوگی۔ درج ذیل گوشوارے میں گندم کی موجودہ، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال سے مارچ کے مہینہ کی قیمتوں کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

روپے فی کوئنٹل

منڈی	مارچ (2007) کی قیمتیں	فروری (2007) کی قیمتیں	مارچ (2006) کی قیمتیں	اوسط تبدیلی (%)	
				فروری (2007) کی قیمتیں	مارچ (2006) کی قیمتیں
لاہور	1178	1172	1120	0.51	5.18
فیصل آباد	1190	1138	1107	4.58	7.46
سرگودھا	1169	1174	1112	-0.44	5.10
ملتان	1156	1156	1119	0.01	3.32
گوجرانوالہ	1175	1168	1112	0.56	5.62
اوکاڑہ	1170	1176	1123	-0.46	4.22
راولپنڈی	1188	1210	1177	-1.89	0.89
رحیم یار خان	1168	1165	1093	0.26	6.86
اوسط	**1174**	**1170**	**1120**	**0.37**	**4.80**

مکئی

مکئی کا پودا پندرھویں صدی عیسوی میں امریکہ میں دریافت ہوا۔اور تھوڑے ہی عرصہ میں پوری دنیا میں مقبولیت حاصل کی۔ یورپ کے بعد برِاعظم افریقہ، اور پھر ایشیاء میں متعارف ہوا۔ برِصغیر پاک و ہند میں مکئی کا پودا سولہویں صدی عیسوی میں یورپین تاجروں کے ذریعے خشکی کے راستے پہنچا۔ غذائیت کے لحاظ سے مکئی ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ دوسری اجناس کی نسبت مکئی بہت زیادہ غذائی حرارے رکھتی ہے۔ بلکہ یہ کہنا درست ہوگا کہ مکئی کی غذائی اہمیت بالائی نکلے ہوئے دودھ کے برابر ہے۔ دنیا میں لوگ زیادہ تر گندم اور چاول کو بطور غذا استعمال کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ان اجناس کی قیمتوں میں توازن کا انحصار زیادہ تر ایسی اجناس پر ہے جو موسم خریف میں بطور غذا پیدا کی جاتی ہیں۔ ان میں مکئی بھی شامل ہے۔ ماضی میں غذائی بحرانوں کے دوران مکئی کو متبادل غذا کے طور پر استعمال کر کے ان پر قابو پایا گیا۔ درج ذیل گوشواروں میں پاکستان میں مکئی کے زیرِ کاشت رقبہ اور پیداوار کو ظاہر کیا گیا ہے۔

پاکستان میں مکئی کے زیرِ کاشت رقبہ '000' ایکٹر

سال	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان	پاکستان
2000-01	982.02	19.03	1325.75	06.18	**2332.97**
2001-02	970.15	13.59	1336.37	06.67	**2326.79**
2002-03	1036.63	16.56	1251.37	07.17	**2311.71**
2003-04	1056.40	21.99	1249.14	12.85	**2340.38**
2004-05	1173.77	07.41	1232.09	12.85	**2426.13**
2005-06	1336.37	08.65	1216.28	13.59	**2574.89**

پاکستان میں مکئی کی پیداوار '000' ٹن

سال	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان	پاکستان
2000-01	748.50	04.40	887.98	02.50	**1643.38**
2001-02	741.90	03.20	916.40	02.90	**1664.40**
2002-03	882.90	03.60	847.50	03.10	**1737.10**
2003-04	1019.80	04.80	867.60	05.20	**1897.40**
2004-05	1934.60	01.60	855.50	05.30	**2797.00**
2005-06	2319.40	01.60	782.40	06.20	**3109.60**

مکئی پاکستانی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ بنیادی طور پر مکئی انسانی خوراک اور جانوروں کے سبز چارہ کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔اس کے علاوہ یہ مرغیوں کی خوراک کا اہم جزو ہے۔ پاکستان کے شمالی علاقوں میں زیادہ تر لوگ مکئی کو بنیادی خوراک استعمال کرتے ہیں۔ گندم اور چاول کے بعد مکئی پاکستان کی سب سے اہم فصل ہے اور تقریباً ہر علاقہ میں بوئی جاتی ہے۔ ملک میں 2.57 ملین ایکٹر پر مکئی کاشت کی جاتی ہے۔اور یہ کل کاشت شدہ رقبہ کا 4.5 فیصد ہے۔صوبہ سرحد اور صوبہ پنجاب مکئی کے بڑے پیداواری صوبے ہیں اور ملکی پیداوار کا 99 فیصد پیدا کرتے ہیں۔ گزشتہ سالوں کے عدادوشمار کے مطابق صوبہ پنجاب کے حصہ میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ 2001ء میں 748.5 ہزار ٹن پیداوار کے ساتھ پنجاب کا حصہ 45.6 فیصد تھا۔ جو 06-2005ء میں بڑھ کر 2319.4 ہزار ٹن پیداوار کے ساتھ 74.6 فیصد ہو گیا ہے۔جس کی بنیادی وجہ صوبہ پنجاب کی فی ایکٹر پیداوار صلاحیت میں اضافہ ہے۔ جو 2001ء میں 47 من فی ایکٹر تھی اور 06-2005ء میں 107.22 من فی ایکٹر حاصل ہوئی۔

صوبہ پنجاب میں مکئی کی دو فصلیں بہاریہ اور خزاں کاشت کی جاتی ہیں۔ بہاریہ مکئی وسط جنوری سے فروری کے دوران بوئی جاتی ہے، اور ماہ جون میں برداشت کی جاتی ہے۔۔موسمِ خریف کی فصل ماہ نومبر میں برداشت کیلئے تیار ہوتی ہے۔اور اس فصل کو موسمی مکئی بھی کہتے ہیں۔ پنجاب کی کل پیداوار میں اس کا حصہ تقریباً 70 فیصد ہے۔ بہاریہ مکئی نسبتاً کم رقبہ پر کاشت ہوتی ہے۔لیکن اس کی فی ایکٹر پیداوار زیادہ ہوتی ہے۔اور آئندہ فصل کا بیج حاصل کرنے کیلئے نہائت موزوں سمجھی جاتی ہے۔ نیچے دیئے گئے گوشوارے میں پاکستان میں مکئی کی فی ایکٹر پیداوار کو ظاہر کیا گیا ہے۔

پاکستان میں مکئی کی پیداوار (کلوگرام فی ایکڑ)

سال	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان	پاکستان
2000-01	762.21	231.24	669.8	404.68	704.42
2001-02	764.72	235.45	685.74	434.65	715.32
2002-03	851.71	217.44	677.26	432.59	751.43
2003-04	695.36	218.25	694.56	404.68	810.72
2004-05	1648.19	215.83	694.35	412.46	1152.87
2005-06	1735.6	185	643.28	456.18	1207.67

زرعی اجناس کی پیداوار میں ایک خاص عنصر پایا جاتا ہے۔ فصل کی برداشت کے فورا بعد منڈی میں اس کی رسد میں اضافہ ہونے سے اسکی قیمت فوری طور پر کم ہوجاتی ہے۔ مکئی کی گزشتہ سالوں کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کو مدِ نظر رکھیں تو یہی بات سامنے آتی ہے۔ مکئی کی بہاریہ فصل کے آنے کے ساتھ ہی اسکی کی قیمت جون کے مہینہ میں کم ہونا شروع ہوجاتی ہیں۔ موسمی مکئی کا حصہ چونکہ کل پیداوار میں زیادہ ہے اس لئے منڈی میں اس فصل کی آمد کے ساتھ ہی نومبر میں اس کی قیمت میں مزید کمی ہوجاتی ہے۔

اس ماہ مکئی کی قیمتوں میں پچھلے ماہ کی نسبت معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا۔ مارچ کے مہینہ میں مکئی کی اوسط قیمت 1167 روپے فی کوئنٹل رہی جو کہ گزشتہ ماہ 1093 روپے فی کوئنٹل کے مقابلہ میں 6.77 فیصد زیادہ ہے۔ آئندہ ماہ قیمتوں کے بڑھنے کا رجحان برقرار رہے گا لیکن شرح اضافہ کم ہوگی۔ درج ذیل گوشوارے میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مکئی کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

روپے فی کوئنٹل

منڈی	مارچ (2007) کی قیمتیں	فروری (2007) کی قیمتیں	مارچ (2006) کی قیمتیں	اوسط تبدیلی (%)	
				فروری (2007) کی قیمتیں	مارچ (2006) کی قیمتیں
لاہور	1229	1094	912	12.37	34.76
فیصل آباد	1216	1141	835	6.62	45.63
سرگودھا	1164	1062	900	9.58	29.33
ملتان	1235	1167	936	5.87	31.94
گوجرانوالہ	1099	1036	1002	6.06	9.68
اوکاڑہ	1145	1073	786	6.67	45.61
راولپنڈی	1117	1075	948	3.95	17.83
رحیم یار خان	1132	1095	908	3.38	24.67
اوسط	**1167**	**1093**	**903**	**6.80**	**29.19**

چاول سپر باسمتی

چاول باسمتی خریف کی فصلوں میں نہائت اہم ہے اور ملکی برآمدات میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔امسال پاکستان میں چاول باسمتی تقریباً 3.6 ملین ایکٹر رقبہ پر کاشت ہوا، جس سے 2.4 ملین ٹن پیداوار حاصل ہوئی ہے۔چاول سپر باسمتی کی کل ملکی پیداوار میں صوبہ پنجاب کا حصہ 94.10 فیصد ہے۔اس کی پیداوار کا تقریباً 45 فیصد حصہ برآمد کیا جاتا ہے۔چاول سپر باسمتی کی فصل نومبر کے مہینے سے منڈی میں آنا شروع ہوتی ہے۔ درج ذیل گراف میں چاول باسمتی کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

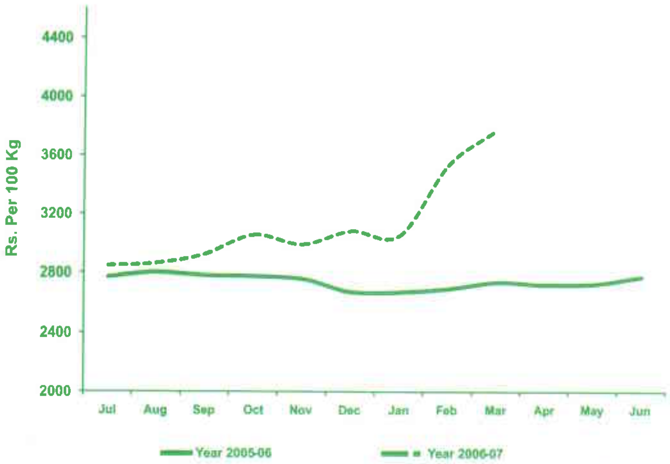

مارچ کے مہینہ میں گزشتہ ماہ کی نسبت سپر باسمتی کی قیمتوں میں 6.96 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مارچ کے مہینہ میں چاول سپر باسمتی کی اوسط قیمت 3783 روپے فی کوئنٹل رہی جو کہ گزشتہ ماہ 3537 روپے تھی۔اس سال دھان کی فصل گذشتہ سال کے مقابلہ میں 2.4 ہزار ایکڑ کم رقبہ پر کاشت ہونے کی وجہ سے اس کی پیداوار میں 3.7 فیصد کمی ہوئی۔مزید براں بارشوں کی وجہ سے چھڑائی کے کارخانوں میں پڑی ہوئی مونجی کو بھی کافی نقصان ہوا ہے۔جس کی وجہ سے آئندہ مہینوں میں اس کی قیمت میں اضافہ کا امکان ہے۔درج ذیل گوشوارہ میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں چاول باسمتی کی مارچ کے مہینہ کے دوران قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گزشتہ سال سے موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

روپے فی کوئنٹل

منڈی	مارچ(2007) کی قیمتیں	فروری(2007) کی قیمتیں	مارچ(2006) کی قیمتیں	اوسط تبدیلی(%)	
				فروری(2007) کی قیمتیں	مارچ(2006) کی قیمتیں
لاہور	3900	3658	2900	6.61	34.48
فیصل آباد	3833	3385	2655	13.22	44.37
سرگودھا	3385	3188	2437	6.20	38.90
ملتان	3450	3706	2955	-6.91	16.75
گوجرانوالہ	3700	3417	2755	8.29	34.30
اوکاڑہ	4129	3750	2939	10.11	40.49
راولپنڈی	4367	3775	2975	15.67	46.77
رحیم یارخان	3500	3417	2967	2.44	17.96

چاول اری

پاکستان میں چاول اری اس وقت 2.28 ملین ایکٹر رقبہ پر کاشت ہو رہا ہے۔سال 06-2005 میں چاول اری کی کل ملکی پیداوار 2.60 ملین ٹن تھی جو کہ اس سال 07-2006 میں 3.46 فیصد کمی کے ساتھ 2.51 ملین ٹن ہے۔ پیداواری لحاظ سے صوبہ سندھ کا حصہ 63 فیصد، صوبہ بلوچستان کا 20 فیصد، صوبہ پنجاب کا 12 فیصد اور صوبہ سرحد کا 5 فیصد ہے۔ درج ذیل گراف میں چاول اری کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

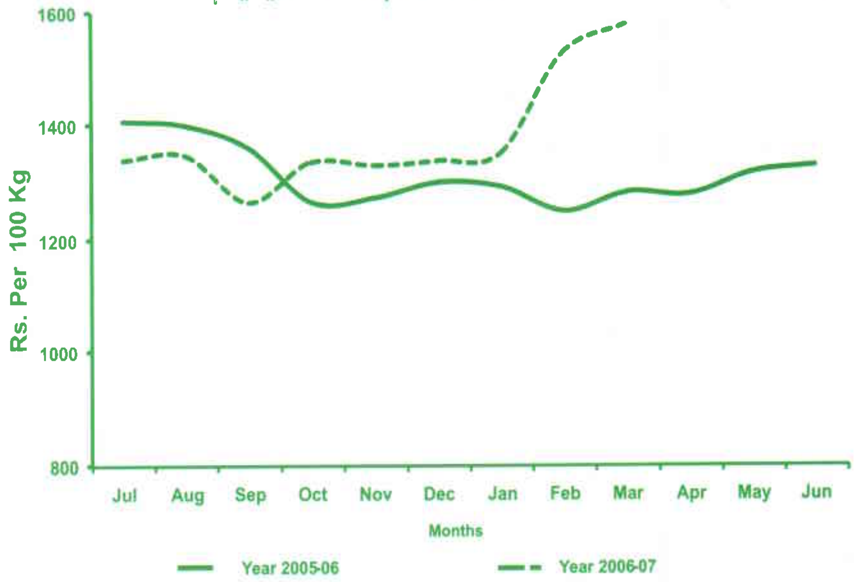

چاول اری کی پیداوار کم ہونے کی وجہ سے مقامی منڈی میں اس کی رسد کم ہو رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سال رواں میں گزشتہ سال کی نسبت چاول اری کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ اس ماہ چاول اری کی اوسط قیمت 1574 روپے فی کوئنٹل رہی جبکہ ماہ فروری میں اس کی قیمت 1524 روپے فی کوئنٹل تھی۔ آئندہ مہینوں میں بھی چاول اری کی قیمتوں میں معمولی اضافہ کا رجحان برقرار رہے گا۔ درج ذیل گوشوارہ میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں چاول اری کی مارچ کے مہینہ کے دوران قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گزشتہ سال سے موازنہ دکھایا گیا ہے۔

روپے فی کوئنٹل

منڈی	مارچ (2007) کی قیمتیں	فروری (2007) کی قیمتیں	مارچ (2006) کی قیمتیں	اوسط تبدیلی (%) فروری (2007) کی قیمتیں	اوسط تبدیلی (%) مارچ (2006) کی قیمتیں
لاہور	1535	1490	1280	3.02	19.92
فیصل آباد	1485	1373	1180	8.19	25.88
سرگودھا	1595	1581	1305	0.87	22.22
ملتان	1468	1523	1364	-3.65	7.60
گوجرانوالہ	1800	1675	1275	7.46	41.18
اوکاڑہ	1554	1508	1410	2.99	10.18
راولپنڈی	1800	1667	1375	8.00	30.91
رحیم یار خان	1354	1375	1254	-1.53	7.97
اوسط	**1574**	**1524**	**1305**	**3.26**	**20.56**

چینی سفید

گنا چینی کے اہم ماخذ کے طور پر کاشت کیا جاتا ہے۔ دنیا میں چینی کی کل پیداوار کا تقریباً 80 فیصد کماد سے حاصل کیا جاتا ہے۔ دنیا میں کماد کی پیداوار کے لحاظ سے ہمارا ملک پانچویں نمبر پر ہے۔ پاکستان میں کماد کی اوسط پیداوار پچھلے سال 494 من فی ایکٹر تھی جو کہ عالمی اوسط (600 من فی ایکٹر) سے کافی کم ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیشِ نظر چینی کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے گنے کی پیداوار میں اضافہ ناگزیر ہے۔ چینی کی ملکی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے لازم ہے کہ اس کی فی ایکٹر پیداوار کو بڑھایا جائے۔ اس طرح طلب کے مطابق چینی کی پیداوار بڑھا کر ہم اس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں پر قابو پا سکتے ہیں۔

رقبہ کے لحاظ سے گنے کا شمار گندم، کپاس اور چاول کے بعد ہوتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں کماد کی فصل اکتوبر، نومبر کے مہینوں میں کرشنگ کے لئے تیار ہوتی ہے۔ کرشنگ کے ساتھ ہی منڈی میں چینی کی رسد میں اضافہ کی وجہ سے اس کی قیمت میں نمایاں کمی دیکھنے میں آتی ہے۔ درج ذیل گراف میں چینی سفید کی امسال اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

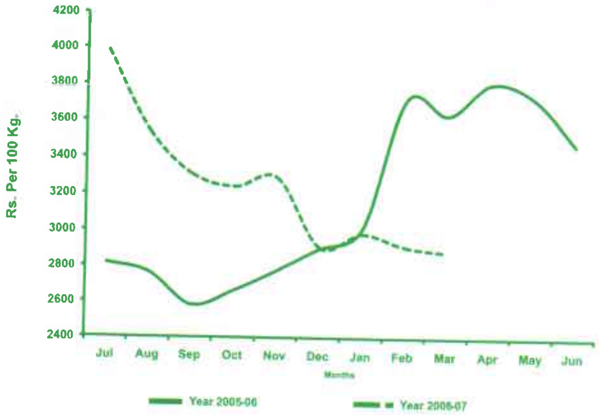

گنے کی نئی فصل کی کرشنگ کے بعد سے چینی کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ جو کہ گزشتہ ماہ کی نسبت 1.05 فیصد کم ہے۔ اس ماہ چینی کی قیمت 2883 روپے فی کوئنٹل رہی جبکہ ماہ فروری میں اس کی قیمت 2914 روپے فی کوئنٹل تھی۔ درج ذیل گوشوارے میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں چینی کی حالیہ گذشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

روپے فی کوئنٹل

منڈی	مارچ (2007) کی قیمتیں	فروری (2007) کی قیمتیں	مارچ (2006) کی قیمتیں	اوسط تبدیلی (%)	
				فروری (2007) کی قیمتیں	مارچ (2006) کی قیمتیں
لاہور	2927	2939	3655	-0.43	-19.93
فیصل آباد	2879	2904	3646	-0.85	-21.04
سرگودھا	2867	2905	3628	-1.32	-20.99
ملتان	2840	2846	3570	-0.24	-20.46
گوجرانوالہ	2909	2936	3681	-0.91	-20.97
اوکاڑہ	2878	2924	3650	-1.58	-21.15
راولپنڈی	2920	2983	3665	-2.10	-20.33
رحیم یار خان	2845	2872	3572	-0.93	-20.35
اوسط	**2883**	**2914**	**3633**	**-1.05**	**-20.65**

چنا سیاہ

ایک عام شخص کو اس کی کم آمدنی میں ضروری لحمیات مہیا کرنے میں دالیں نہایت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ چنے میں دوسرے غذائی اجزاء کے ساتھ ساتھ 24 فیصد لحمیات پائی جاتی ہیں۔ اس کی اہمیت کے پیشِ نظر پاکستان میں چنے کی کاشت تمام صوبوں میں کی جاتی ہے۔ صوبہ پنجاب میں تقریباً 22 لاکھ ایکٹر پر چنے کی کاشت کی جاتی ہے۔ گزشتہ سال چنے کی پیداوار میں 39.30 فیصد کم ہوئی تھی۔ اس کی وجہ گذشتہ سال چنے کی فصل کی بوائی اور بڑھوتری کے وقت کم بارشوں کی وجہ سے اس کے زیر کاشت رقبہ اور پیداوار میں کمی واقع ہوئی۔ پیداوار میں کمی کے باعث گذشتہ سال کی نسبت اس سال چنے کی قیمت میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ اس صورتحال کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حکومت نے سال 2006-07 کیلئے چنے کی فصل کا پیداواری ہدف 7.0 لاکھ ٹن مقرر کیا گیا ہے۔ درج ذیل گراف میں چنا سیاہ کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

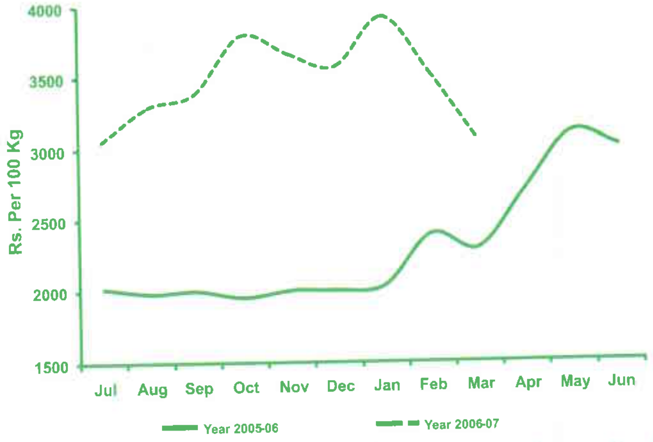

مارچ کے مہینہ میں چنے کی قیمت میں نمایاں کمی دیکھنے میں آئی۔ اس ماہ صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں چنے کی اوسط قیمت میں 13.38 فیصد کمی واقع ہوئی۔ مارچ کے مہینہ میں اس کی اوسط قیمت 3049 روپے فی کوئنٹل رہی، جبکہ ماہ فروری میں اس کی قیمت 3520 روپے فی کوئنٹل تھی۔ صوبہ پنجاب میں چنے کی فصل اپریل اور صوبہ سندھ کی فصل مارچ کے مہینے سے منڈی میں آنا شروع ہو جاتی ہے۔ نئی فصل کے منڈی میں آنے سے اس کی قیمتیں مزید کم ہونے کا امکان ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں چنا سیاہ کی اِمسال اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

روپے فی کوئنٹل

منڈی	مارچ (2007) کی قیمتیں	فروری (2007) کی قیمتیں	مارچ (2006) کی قیمتیں	اوسط تبدیلی (%)	
				فروری (2007) کی قیمتیں	مارچ (2006) کی قیمتیں
لاہور	3000	3700	2275	-18.92	31.87
فیصل آباد	2828	3351	2210	-15.61	27.96
سرگودھا	2551	3155	2170	-19.16	17.54
ملتان	2833	3383	2330	-16.27	21.59
گوجرانوالہ	3104	3650	2452	-14.96	26.59
اوکاڑہ	3533	3550	2224	-0.48	58.86
راولپنڈی	3017	3650	2580	-17.35	16.92
رحیم یار خان	3525	3717	2254	-5.16	56.39
اوسط	**3049**	**3520**	**2312**	**-13.38**	**31.87**

مونگ

ہماری روزمرّہ کی خوراک کو متوازن بنانے کیلئے اور ملک کی آبادی میں مسلسل اضافے کے پیشِ نظر دالوں کی پیداوار میں اضافہ بہت ضروری ہے۔ پیداوار میں اضافہ دو ہی صورتوں میں ممکن ہوسکتا ہے ایک زیرِ کاشت رقبہ بڑھا کر اور دوسرا جدید زرعی عوامل کو بروئے کار لا کر فی ایکٹر پیداوار میں اضافہ کر کے اس کی رسد کو طلب کے مطابق بڑھایا جاسکتا ہے اور اس طرح قیمتوں میں بھی استحکام لایا جاسکتا ہے۔ گزشتہ سال مونگ کے زیرِ کاشت رقبہ میں 15.2 فیصد اور پیداوار میں 12.6 فیصد کمی رہی۔ کم پیداوار منڈی میں رسد کی کمی اور قیمتوں میں اضافہ کا باعث رہی۔ درج ذیل گراف میں مونگ کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

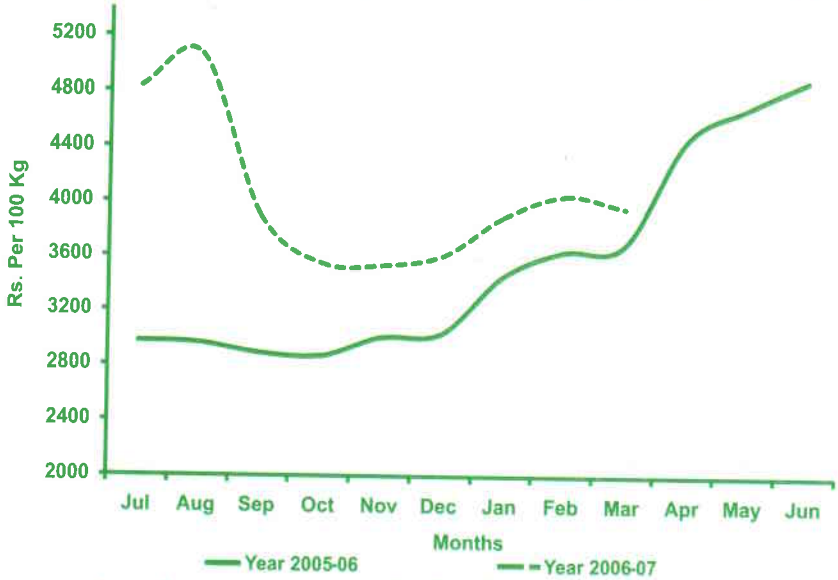

اس ماہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مونگ ثابت کی قیمتوں میں 2.25 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ مارچ کے مہینہ میں اس کی اوسط قیمت 3962 روپے فی کوئنٹل رہی جبکہ ماہ فروری میں اس کی قیمت 4053 روپے فی کوئنٹل تھی۔ درج ذیل گوشوارے میں مونگ کی موجودہ گذشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا پنجاب کی بڑی منڈیوں میں موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

روپے فی کوئنٹل

منڈی	مارچ(2007) کی قیمتیں	فروری(2007) کی قیمتیں	مارچ(2006) کی قیمتیں	اوسط تبدیلی (%) فروری(2007) کی قیمتیں	اوسط تبدیلی (%) مارچ(2006) کی قیمتیں
لاہور	4483	4429	3925	1.22	14.22
فیصل آباد	3687	4132	3622	-10.78	1.79
سرگودھا	3682	4021	3515	-8.42	4.75
ملتان	3817	4015	3407	-4.93	12.02
گوجرانوالہ	4145	4110	4005	0.84	3.50
اوکاڑہ	3725	3688	3331	1.02	11.83
راولپنڈی	4242	4383	3750	-3.23	13.11
رحیم یار خان	3917	3650	3300	7.30	18.68
اوسط	**3962**	**4053**	**3607**	**-2.25**	**9.85**

ماش

پاکستان میں ماش کی فصل پیداواری لحاظ سے صوبہ پنجاب میں سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ جو کہ ملک میں ماش کے زیر کاشت رقبہ کا 84 فیصد ہے۔ پاکستان میں ماش کے زیر کاشت رقبہ میں اضافہ نہیں ہو رہا۔ ماش کی فصل مخصوص زمینی اور موسمی اپنائیت رکھتی ہے۔ علاوہ ازیں ماش کی فی ایکڑ پیداوار میں کمی کی وجوہات میں فصل کی تاخیر سے کاشت، پیداواری ٹیکنالوجی کو نہ اپنانا، فصل کی بے ہنگم بڑھوتری، کیڑوں اور بیماریوں کا حملہ جڑی بوٹیوں کی بہتات اور برداشت میں تاخیر ہیں۔ ماش کی فصل نومبر اور دسمبر کے مہینے سے منڈی میں آنا شروع ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے اس کی رسد میں اضافہ ہو جاتا ہے اور قیمتیں کم ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ درج ذیل گراف میں ماش کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

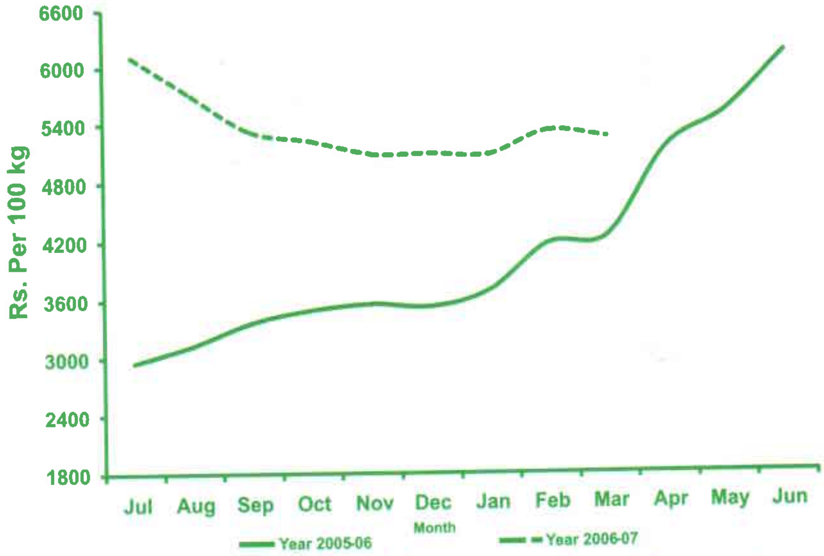

صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مارچ کے مہینہ میں ماش کی اوسط قیمت 5243 روپے فی کوئنٹل رہی، جبکہ گذشتہ ماہ اس کی قیمت 5311 روپے فی کوئنٹل تھی۔ اس طرح ماش کی قیمتوں میں پچھلے ماہ کی نسبت 1.28 فیصد کمی ہوئی ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں ماش کی حالیہ گذشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا پنجاب کی بڑی منڈیوں میں موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

روپے فی کوئنٹل

منڈی	مارچ (2007) کی قیمتیں	فروری (2007) کی قیمتیں	مارچ (2006) کی قیمتیں	اوسط تبدیلی (%) فروری (2007) کی قیمتیں	اوسط تبدیلی (%) مارچ (2006) کی قیمتیں
لاہور	5900	5775	4775	2.16	23.56
فیصل آباد	4833	4792	3832	0.86	26.12
سرگودھا	5045	5220	4000	-3.35	26.13
ملتان	5004	4983	4210	0.41	18.86
گوجرانوالہ	5375	5513	4364	-2.49	23.17
اوکاڑہ	5140	5295	4265	-2.93	20.52
راولپنڈی	5367	5408	4487	-0.77	19.60
رحیم یار خان	5283	5500	4400	-3.95	20.07
اوسط	**5243**	**5311**	**4292**	**-1.28**	**22.18**

مسور

مسور کی بڑھتی ہوئی قیمت پر قابو پانے کیلیئے امسال حکومت نے صوبہ پنجاب کیلیئے مسور کی فصل کیلیئے پیداواری ہدف 28 ہزار ٹن مقرر کیا ہے۔لیکن مقامی فصل کی رسد منڈی میں طلب کے مقابلہ میں ناکافی ہوتی ہے جسے پورا کرنے کیلیئے اس کو زیادہ تر درآمد کیا جاتا ہے۔اسلیئے منڈی میں اسکی قیمت کا زیادہ تر انحصار درآمدی مقدار اور بین الاقوامی قیمت پر منحصر ہوتا ہے۔صوبہ پنجاب میں بارانی علاقوں میں مسور کی کاشت کا وقت شروع اکتوبر سے آخر اکتوبر تک ہے۔زیادہ ذرخیز زمین اور زیادہ بڑھوتری والے علاقوں میں مسور کی بجائی وسط نومبر سے آخر نومبر تک ہوتی ہے۔جون کے مہینے میں مسور کی نئی فصل منڈی میں آنا شروع ہوجاتی ہے اور نئی فصل کی رسد کے ساتھ ہی قیمتوں میں نمایاں کمی واقع ہوجاتی ہے۔درج ذیل گراف میں مسور کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

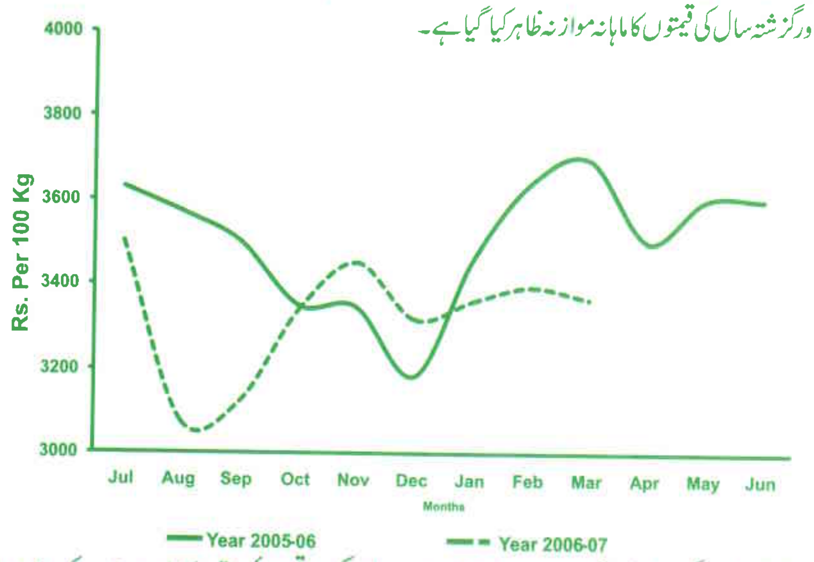

گذشتہ سال مسور کے زیرِ کاشت رقبہ میں نمایاں کمی رہی جس کی وجہ سے پیداوار میں 0.90 فیصد کمی واقع ہوئی۔نتیجہ کے طور پر پنجاب کی بڑی منڈیوں میں قیمتوں میں اضافہ نمایاں رہا۔اس ماہ صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مسور کی اوسط قیمت 3364 روپے فی کوئنٹل رہی جو کہ ماہِ فروری میں 3394 روپے فی کوئنٹل تھی۔درج ذیل گوشوارے میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مسور کی فروری کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں سے موازنہ کیا گیا ہے۔

روپے فی کوئنٹل

منڈی	مارچ (2007) کی قیمتیں	فروری (2007) کی قیمتیں	مارچ (2006) کی قیمتیں	اوسط تبدیلی (%)	
				فروری (2007) کی قیمتیں	مارچ (2006) کی قیمتیں
لاہور	3246	3246	2950	0.00	10.03
فیصل آباد	3165	3448	2872	-8.21	10.19
سرگودھا	3190	3479	2675	-8.31	19.25
ملتان	3146	3160	2997	-0.46	4.96
گوجرانوالہ	3149	3179	2995	-0.96	5.14
اوکاڑہ	3783	3708	3395	2.01	11.43
راولپنڈی	3650	3683	3528	-0.90	3.46
رحیم یار خان	3583	3250	3350	10.25	6.96
اوسط	**3364**	**3394**	**3095**	**-0.90**	**8.68**

پیاز

پیاز روزمرّہ استعمال ہونے والی اشیاءِ خوردنی میں سب سے قدیم اور اہم ہے۔ اسے مختلف طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ہر باورچی خانہ کی ضرورت ہے۔ پیاز کو زیادہ دیر تک محفوظ نہیں کیا جاسکتا۔ زیادہ درجہ حرارت اور نمی اس کی تازگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ پاکستان میں پیاز کی کاشت کے موسم میں بہت تغیر پایا جاتا ہے۔ پیاز کی فصل کے لئے خشک اور صاف موسم موزوں سمجھا جاتا ہے۔ یہ فصل سارا سال ملک کے مختلف خطہ جات سے منڈیوں کو مہیا کی جاتی ہے۔ نیچے دیئے گئے گراف میں پیاز کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

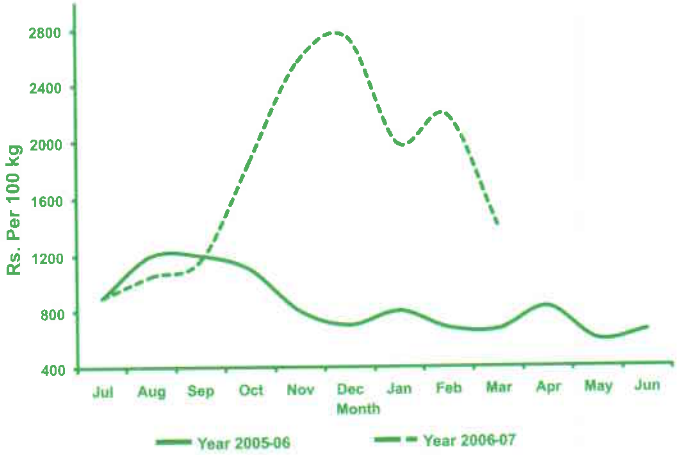

نومبر سے اپریل تک منڈیوں میں پیاز کی رسد صوبہ سندھ سے ہوتی ہے۔ گزشتہ سال بارشوں اور سیلاب سے پیاز کی فصل بری طرح متاثر ہوئی اور اسکی پیداوار 60 فیصد تک کم ہو گئی۔ اس کمی کو پورا کرنے کیلئے ہندوستان اور ایران سے پیاز درآمد کیا جارہا ہے۔ اس کے باوجود طلب کے مقابلہ میں پیاز کی رسد بہت کم ہے۔ نتیجہ کے طور پر پیاز کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ صوبہ پنجاب میں پیاز کی فصل کاشت کی جاچکی ہے جو اپریل کے وسط میں منڈی میں آنا شروع ہوگی۔ مارچ کے مہینہ میں پیاز کی اوسط قیمت 1408 روپے فی کوئنٹل رہی جبکہ ماہ فروری میں اس کی اوسط قیمت 2179 روپے فی کوئنٹل تھی۔ اس طرح پیاز کی قیمتوں میں پچھلے ماہ کی نسبت 35.38 فیصد نمایاں کمی ہوئی ہے۔ قیمتوں میں مزید کمی مئی میں صوبہ پنجاب کی فصل کے آنے پر واقع ہوگی۔ درج ذیل گوشوارے میں پیاز کی حالیہ گذشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا پنجاب کی بڑی منڈیوں میں موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

روپے فی کوئنٹل

منڈی	مارچ (2007) کی قیمتیں	فروری (2007) کی قیمتیں	مارچ (2006) کی قیمتیں	اوسط تبدیلی (%)	
				فروری (2007) کی قیمتیں	مارچ (2006) کی قیمتیں
لاہور	1458	2250	780	-35.20	86.92
فیصل آباد	1167	1925	620	-39.40	88.16
سرگودھا	1458	2275	695	-35.91	109.78
ملتان	1242	1975	610	-37.13	103.54
گوجرانوالہ	1250	2083	627	-40.00	99.36
اوکاڑہ	1458	2208	730	-33.98	99.73
راولپنڈی	1629	2350	873	-30.68	86.60
رحیم یارخان	1603	2363	754	-32.15	112.60
اوسط	**1408**	**2179**	**711**	**-35.38**	**98.00**

ٹماٹر

پاکستان میں ٹماٹر کی کل پیداوار تقریباً 412800 ٹن ہے۔ جس میں 45 فیصد حصہ صوبہ سرحد، 26 فیصد حصہ صوبہ بلوچستان، 19 فیصد حصہ صوبہ پنجاب اور 10 فیصد حصہ
صوبہ سندھ کا ہے۔ آبادی کے لحاظ سے پنجاب کی اپنی پیداوار اس ضرورت کو پورا نہیں کرسکتی۔ دوسرے صوبوں سے ٹماٹر کی سارا سال رسد اس کی قیمت میں استحکام کا باعث بنتی
ہے۔ جن مہینوں میں صوبہ پنجاب سے ٹماٹر منڈی میں آتا ہے ان دنوں ٹماٹر کی قیمت دوسرے صوبوں سے آنے والی رسد سے کافی کم ہوتی ہے۔ لیکن ملکی آمدورفت کے وسائل،
سڑکوں کی حالت، شدید موسمی حالات اور ٹماٹر کی فصل نازک ہونے کی بناپر مختلف علاقہ جات کے مابین اس کی تجارتی ترسیل پر خاصے اخراجات برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ اسی وجہ
سے ٹماٹر کی قیمتوں میں اُتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے۔ درج ذیل گراف میں ٹماٹر کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

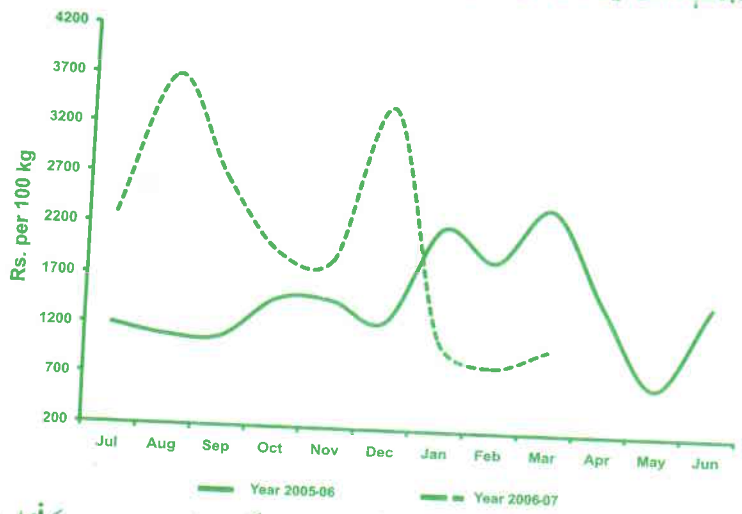

صوبہ پنجاب کی منڈیوں میں اس وقت ٹماٹر کی رسد صوبہ سندھ سے ہورہی ہے۔ ٹماٹر کی قیمتوں میں نمایاں کمی اپریل میں صوبہ پنجاب کی فصل کے آنے پر واقع ہوگی۔ صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مارچ کے مہینہ میں ٹماٹر کی اوسط قیمت 1056 روپے فی کوئنٹل رہی، جبکہ گزشتہ ماہ اس کی قیمت 865 روپے فی کوئنٹل تھی۔ درج ذیل گوشوارے میں ٹماٹر کی حالیہ گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا پنجاب کی بڑی منڈیوں میں موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

روپے فی کوئنٹل

منڈی	مارچ(2007) کی قیمتیں	فروری(2007) کی قیمتیں	مارچ(2006) کی قیمتیں	اوسط تبدیلی(%)	
				فروری(2007) کی قیمتیں	مارچ(2006) کی قیمتیں
لاہور	1108	925	2380	19.78	-53.45
فیصل آباد	1100	867	2690	26.92	-59.11
سرگودھا	1133	925	2630	22.49	-56.92
ملتان	833	700	2515	19.00	-66.88
گوجرانوالہ	1092	850	2210	28.42	-50.61
اوکاڑہ	833	725	2412	14.90	-65.46
راولپنڈی	1317	1083	2300	21.53	-42.76
رحیم یارخان	1030	842	1979	22.38	-47.95
اوسط	**1056**	**865**	**2390**	**22.10**	**-55.82**

آلو

عوام کی غذائی ضروریات اور ترجیح کی بنیاد پر آلو کی وسیع پیانے پر کاشت ہوتی ہے۔قدرت نے اس اہم فصل کی کاشت کے لیے ہمارے ملک کو سازگار موسمی حالات سے نوازا ہے۔لہذا ساحلِ سمندر سے لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں تک آلو کاشت کیا جاتا ہے۔میدانی علاقوں میں آلو کی دو فصلیں بہار،خزاں جبکہ پہاڑی علاقے میں ایک فصل کاشت کی جاتی ہے۔جس موسم میں صرف صوبہ پنجاب کا آلو منڈی میں آتا ہے ان دنوں آلو کی قیمت نسبتاً کم ہوتی ہے جو منڈی میں صوبہ پنجاب کی فصل کی رسد کم ہونے کے ساتھ ہی بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔جون کے مہینہ سے وسط نومبر تک آلو کی قیمتیں زیادہ ہوتی ہیں کیونکہ ان مہینوں میں آلو کی رسد صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان سے ہوتی ہے۔درج ذیل گراف میں آلو کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

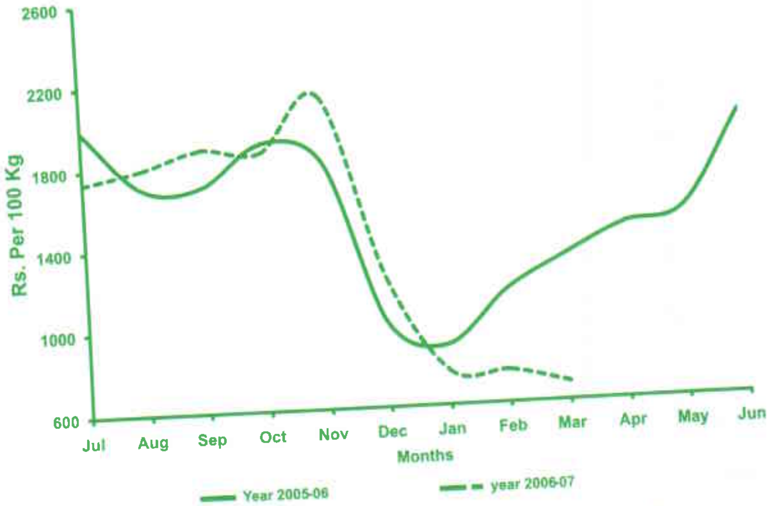

اس وقت صوبہ پنجاب کی فصل منڈی میں آ رہی ہے جسکی وجہ سے اس قیمتوں میں گزشتہ ماہ کی نسبت 8.93 فیصد نمایاں کمی دیکھنے میں آئی ہے۔مارچ کے مہینہ میں آلو کی اوسط قیمت 683 روپے فی کوئنٹل رہی، جبکہ گزشتہ ماہ اس کی قیمت 750 روپے فی کوئنٹل تھی۔آئندہ ماہ آلو کی قیمتیں مستحکم ہونگی۔درج ذیل گوشوارے میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں آلو کی حالیہ گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

روپے فی کوئنٹل

منڈی	مارچ(2007) کی قیمتیں	فروری(2007) کی قیمتیں	مارچ(2006) کی قیمتیں	اوسط تبدیلی (%)	
				فروری(2007) کی قیمتیں	مارچ(2006) کی قیمتیں
لاہور	750	808	1340	-7.22	-44.03
فیصل آباد	567	633	1230	-10.54	-53.93
سرگودھا	671	763	1435	-12.03	-53.25
ملتان	575	633	1309	-9.21	-56.07
گوجرانوالہ	617	725	1210	-14.95	-49.04
اوکاڑہ	650	734	1241	-11.46	-47.62
راولپنڈی	812	867	1504	-6.35	-46.01
رحیم یار خان	825	840	1330	-1.79	-37.97
اوسط	**683**	**750**	**1325**	**-8.93**	**-48.43**

سرخ مرچ

پاکستان کے ہر گھر میں سبز اور سرخ مرچ دونوں کھانوں میں ذائقہ پیدا کرنے کیلئے استعمال کی جاتی ہیں۔ سبز مرچ کو سالن، سلاد، چٹنی اور اچار کی لذت کو دوبالا کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں مرچ کی رسد زیادہ تر صوبہ سندھ سے ہوتی ہے۔ مرچ کی پیداوار میں صوبہ سندھ کا حصہ 85% فیصد ہے۔ صوبہ سندھ میں دو فصلیں خریف اور ربیع پیدا کی جاتی ہے۔ صوبہ پنجاب کے میدانی علاقوں میں سال کے دوران اسے ایک مرتبہ موسمِ ربیع میں کاشت کیا جاتا ہے۔ پیداوار کے لحاظ سے صوبہ پنجاب کا حصہ 13% فیصد ہے۔ اِسلئے پنجاب کی فصل کے آنے سے مرچ کی قیمتوں میں کوئی خاطر خواہ کمی واقع نہیں ہوتی۔ صوبہ سندھ کی خریف کی فصل نومبر اور ربیع کی فصل فروری کے مہینے سے منڈی میں دستیاب ہوتی ہے۔ اور نئی فصل کی منڈی میں رسد کے اضافہ کے ساتھ ہی باقی مہینوں کی نسبت سرخ مرچ کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آتی ہے۔ درج ذیل گراف میں سرخ مرچ کی موجودہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

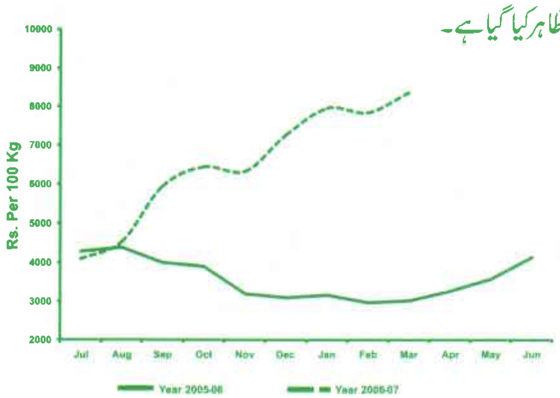

اس وقت منڈی میں مرچ کی رسد صوبہ سندھ سے ہو رہی ہے۔ صوبہ سندھ کی خریف فصل چونکہ بارشوں کی وجہ سے بری طرح متاثر ہوئی تھی اسلیئے پیداوار کم ہونے کی وجہ سے رسد میں کمی رہی۔ نتیجہ کے طور پر پنجاب کی بڑی منڈیوں میں قیمتوں میں گزشتہ سال کی نسبت نمایاں اضافہ رہا۔ سندھ کی ربیع کی فصل کی برداشت شروع ہوگئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس ماہ صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں سرخ مرچ کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی۔ صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مارچ کے مہینہ میں سرخ مرچ کی اوسط قیمت 8342 روپے فی کوئنٹل رہی، جبکہ گذشتہ ماہ اس کی قیمت 7835 روپے فی کوئنٹل تھی۔ درج ذیل گوشوارے میں سرخ مرچ کی حالیہ گذشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا پنجاب کی بڑی منڈیوں میں موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

روپے فی کوئنٹل

منڈی	مارچ (2007) کی قیمتیں	فروری (2007) کی قیمتیں	مارچ (2006) کی قیمتیں	اوسط تبدیلی (%)	
				فروری (2007) کی قیمتیں	مارچ (2006) کی قیمتیں
لاہور	750	808	1340	-7.22	-44.03
فیصل آباد	567	633	1230	-10.54	-53.93
سرگودھا	671	763	1435	-12.03	-53.25
ملتان	575	633	1309	-9.21	-56.07
گوجرانوالہ	617	725	1210	-14.95	-49.04
اوکاڑہ	650	734	1241	-11.46	-47.62
راولپنڈی	812	867	1504	-6.35	-46.01
رحیم یار خان	825	840	1330	-1.79	-37.97
اوسط	**683**	**750**	**1325**	**-8.96**	**-48.43**

مارکیٹ کمیٹیوں کے نظام میں اصلاح

تصویری جھلکیاں

ورکشاپ (مورخہ 29-03-2007)

شرکائے کانفرنس

سیکریٹری ایگریکلچر ۔ سپیشل سیکریٹری ایگریکلچر مارکیٹنگ ۔ ڈائریکٹر ایگریکلچر (اکنامکس و مارکیٹنگ)

آڑھتی و ایڈمنسٹریٹرز (مارکیٹ کمیٹی)

کسان تنظیموں کے نمائندے

زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کی اہم خدمات

- ویب سائٹ کا قیام
- تحقیقاتی رپورٹیں، معلوماتی کتابچے اور ہینڈ آؤٹس
- سیمینار اور ورکشاپس
- کسانوں، تاجروں اور سٹاف کی ٹریننگ
- زرعی منڈیوں میں الیکٹرانک ریٹ بورڈ کی تنصیب
- ٹال فری فون نمبر 0800-51111

www.punjabagmarket.info

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامت زراعت (معاشیات وتجارت) 21۔ڈیوس روڈ لاہور

فون نمبر: 042-9201094-9200754